سوال:

کیا رسول خدا(ص) کی روایت «من فارق علیا فقد فارقنی» یعنی کہ جو علی (ع) سے جدا ہو گیا تو وہ مجھ سے بھی جدا ہو گیا، صحیح سند کے ساتھ اہل سنت کی کتب میں نقل ہوئی ہے؟

جواب:

بہت سی روایات میں سے ایک روایت کہ جو اہل بیت (ع) کے مذہب کے حق و صحیح ہونے اور دوسرے تمام مذاہب کے باطل و غلط ہونے کو ثابت کرتی ہے، وہ یہی روایت:

« من فارق علیا فقد فارقنی » کہ جو علی (ع) سے جدا ہو گیا تو وہ مجھ سے بھی جدا ہو گیا،

اس روایت کے مطابق جو بھی شخص علی ابن ابیطالب (ع) کے ساتھ نہ ہو اور ان سے دور اور جدا ہو جائے، انکی ولایت و امامت کو قبول نہ کرے اور انکی اطاعت نہ کرے تو، در حقیقت ایسا انسان رسول خدا (ص) اور نتیجے میں خداوند سے دور اور جدا ہو گیا ہے۔

اس روایت کی روشنی میں، وہ لوگ جو رسول خدا (ص) کی شہادت کے بعد انکے جانشین بر حق امیر المؤمنین علی (ع) کے سامنے کھڑے ہوئے اور جھنوں نے اپنے راستے اور عقیدے کو نہ فقط یہ کہ ان سے ان سے جدا کر لیا، بلکہ ان سے جنگ کی، واضح ہو جاتا ہے کہ ان کا یہ کام، در حقیقت رسول خدا (ص) اور خداوند سے جنگ کرنا تھی۔

جیسے کہ شیعہ اور اہل سنت کے معتبر علماء نے اپنی اپنی معتبر کتب میں ذکر کیا ہے کہ:

قال الشيخ الصدوق (ره):

و اعتقادنا فيمن قاتل عليا (ع) قول النبى (ص): (من قاتل عليّا فقد قاتلنى، و من حارب عليّاً فقد حاربنى، و من حاربنى فقد حارب الله)،

و قوله (ص) لعلى و فاطمة و الحسن و الحسين (عليهم السلام): (أنا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم.

شیخ صدوق نے کہاہے کہ: علی (ع) سے جنگ کرنے کے بارے میں رسول خدا (ص) کافرمان ہے کہ:

جو بھی علی (ع) سے جنگ کرے گا، تواس نے مجھ سے جنگ کی ہے، اور جو مجھ سے جنگ کرے گا، تواس نے خداوند سے جنگ کی ہے۔

اور رسول خدا (ص) نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیھم السلام) سے کہاہے کہ: جو بھی آپ سب سے صلح کرے گا، تو میں بھی اس سے صلح کروں گا، اور جو بھی آپ سب سے جنگ کرے گا، تو میں بھی اس سے جنگ کروں گا۔

الاعتقادات فی دین الإمامیة ص١٠٥

و هذه الأحادیث التی أشار الیها العَلمان - الصدوق و الطوسی - فی أنّ حرب علی (علیه السلام) هی حرب رسول الله (ص)،

اسی حدیث کو شیخ طوسی نے بھی نقل کیاہے کہ رسول خدانے فرمایاکہ: اے علی.........،

ذكرها علماء أهل السنة في كتبهم المعتبرة بالاسانيد الصحيحة و الحسنة. بسند حسن عن أبى هريرة قال نظر النبى (صلى الله عليه و آله) الى على و الحسن و الحسين و فاطمة فقال: (أنا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم).

اسی روایت کو اہل سنت کے علماء نے بھی صحیح اسناد کے ساتھ اپنی معتبر کتب میں نقل کیا ہے کہ: رسول خدا (ص) نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین (علیہم السلام) سے کہا ہے کہ: جو بھی آپ سب سے صلح کرے گا، تو میں بھی اس سے صلح کروں گا، اور جو بھی آپ سب سے جنگ کرے گا، تو میں بھی اس سے جنگ کروں گا۔

أحمد بن حنبل فى مسنده ج٢ ص٤٤٢

و رواه الحاكم و قال: هذا حديث حسن من حديث أبى عبد الله أحمد بن حنبل عن تليدبن سليمان.. ثم ذكر له شاهداً بلفظ: (أنا حرب لمن حرابتم و سلم لمن سالمتم..) و كلا الحديثين لم يتعقبهما الذهبي بشئ.

اور حاکم نیشاپوری نے کہا ہے کہ : یہ حدیث، حسن ہے، اور کہا ہے کہ : ذہبی نے بھی ان دونوں احادیث

کو نقل کرنے کے بعد اپنی طرف سے کچھ بھی نہیں کہا۔

یعنی ذہبی نے ان دونوں حدیث کے صحیح و معتبر ہونے کو قبول کیا ہے۔

المستدرك على الصحيحين ج٣ ص١٦١

یہی حدیث اہل سنت کی مندرجہ ذیل معتبر کتب میں بھی ذکر ہوئی ہے :

إبن الأثير، كتاب أسد الغابة ج ١ ص ٥١٣

عمر بن شاهين : فضائل سيدة النساء ص ٢٩

أحمد بن حنبل : مسند أحمد بن حنبل ج ٢ ص ٤٤٢

الترمذى : سنن الترمذى ج ٥ ص ٦٩٩

إبن عساكر : تاريخ دمشق ج ١٤ ص ١٤٣-١٤٤ :

إبن عساكر - ترجمة الإمام الحسن (ع) - ص : ٩٧

الرياض النضر ، للحافظ محب الدين الطبرى ٢ ص ١٨٩

روایت من فارق علیا فقد فارقنی، کئی اسناد کے ساتھ ابوذر غفاری، عبد اللہ بن عمر، بریدہ اور ابو ہریرہ سے نقل ہوئی ہے کہ اب ہم ابوذر کی روایت کو سند معتبر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں:

احمد بن حنبل نے اپنی کتاب فضائل الصحابہ میں اس روایت کو مندرجہ ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حدثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، قثنا عَامِرُ بْنُ السَّمْطِ، قَالَ: حَدَّثَنِى أَبُو الْجَحَّافِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أَبِى ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): «يَا عَلِيُّ، إِنَّهُ مَنْ فَارَقَنِى فَقَدْ فَارَقَ اللَّهَ، وَ مَنْ فَارَقَكَ فَقَدْ فَارَقَنِى».

ابوذر نے رسول خدا (ص) سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا تھا کہ: اے علی (ع): بے شک جو شخص خداوند سے جدا ہو گیا تو وہ مجھ سے بھی دور ہو گیا، اور جو شخص تم سے دور ہو گیا، تو ایسا شخص مجھ سے بھی دور ہو جائے گا۔

یعنی علی (ع) سے دور ہونے والا شخص خود بخود خداوند اور رسول خدا (ص) سے بھی دور ہو جاتا ہے!!!

الشيباني، ابو عبد الله أحمد بن حنبل (متوفي٢٤١هـ)، فضائل الصحابة، ج٢، ص٥٧٠ ، تحقيق د. وصي الله محمد عباس، ناشر: مؤسسة الرسالة - بيروت، الطبعة: الأولي، ١٤٠٣هـ - ١٩٨٣م.

ابو بکر بزار نے اسی روایت کو اپنی کتاب مسند میں مندرجہ ذیل سند کے ساتھ نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ، قَالا: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ السَّبْطِ، عَنْ أَبِی الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ أَبِی عَوْفٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أَبِی ذَرٍّ رَضِی اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) لِعَلِيٍّ:

«يَا عَلِيُّ، مَنْ فَارَقَنِی فَارَقَهُ اللَّهُ، وَ مَنْ فَارَقَكَ يَا عَلِيُّ فَارَقَنِی».

البزار، ابوبكر أحمد بن عمرو بن عبد الخالق (متوفي٢٩٢ هـ)، البحر الزخار (مسند البزار) ج٩، ص٤٥٥، ح٤٠٦٦، تحقيق: د. محفوظ الرحمن زين الله، ناشر: مؤسسة علوم القرآن، مكتبة العلوم والحكم - بيروت، المدينة الطبعة: الأولي، ١٤٠٩ هـ.

اور حاکم نیشاپوری نے بھی اس روایت کو اپنی کتاب المستدرک علی الصحیحین ذکر کیا ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ الْعَامِرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ، ثنا عَامِرُ بْنُ السِّمْطِ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: " يَا عَلِيُّ، مَنْ فَارَقَنِى فَقَدْ فَارَقَ اللَّهَ، وَ مَنْ فَارَقَكَ يَا عَلِيُّ، فَقَدْ فَارَقَنِى ".

اور نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ:

صَحِيحُ الإِسْنَادِ، وَ لَمْ يُخَرِّجَاهُ.

الحاكم النيسابوري، ابو عبد الله محمد بن عبدالله (متوفي ٤٠٥ هـ)، المستدرك علي الصحيحين، ج٣، ص١٣٣، ح۴۶۲۴ ، تحقيق: مصطفي عبد القادر عطا، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة: الأولي، ١٤١١هـ - ١٩٩٠م.

ہیثمی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ:

رواه البزار و رجاله ثقات.

الهيثمي، ابوالحسن نور الدين علي بن أبي بكر (متوفي ٨٠٧ هـ)، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، ج٩، ص١٣٥، ناشر: دار الريان للتراث/ دار الكتاب العربي - القاهرة، بيروت - ١٤٠٧هـ.

روایت کی سند کے بارے میں بحث:

اگرچہ اہل سنت کے علم رجال میں ماہر دو بزرگ علماء حاکم نیشاپوری اور ہیثمی نے واضح طور پر اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، لیکن پھر بھی ہم اطمینان قلب اور حق کو بہتر طور پر واضح کرنے کے لیے اس روایت کے ایک ایک راوی کے بارے میں علم رجال کی نگاہ سے بحث کرتے ہیں:

عبداللہ بن نمیر:

ابن حجر نے اسکے بارے میں کہا ہے کہ:

عبد الله بن نمير بنون مصغر الهمدانى أبو هشام الكوفى ثقة صاحب حديث من أهل السنة من كبار التاسعة مات سنة تسع و تسعين و له أربع و ثمانون سنة .

عبداللہ بن نمیر، ثقہ، صاحب حدیث اور سنی مذہب تھا۔

العسقلاني الشافعي، أحمد بن علي بن حجر ابوالفضل (متوفي۸۵۲ھـ)، تقريب التهذيب، ج۱، ص۳۲۷، رقم: ۳۶۶۸ ، تحقيق: محمد عوامة، ناشر: دار الرشيد - سوريا، الطبعة: الأولي، ۱٤۰٦ - ۱۹۸٦.

عامر بن السمط:

عامر بن السمط بكسر المهملة و سكون الميم و قد تبدل موحدة التميمى أبو كنانة الكوفى ثقة من السابعة،

تقريب التهذيب ج۱، ص۲۸۷، رقم: ۳۰۹۱

داود بن ابی عوف:

بخاری نے اس کے بارے میں لکھا ہے کہ :

داود بن أبی عوف أبو الجحاف التمیمی الکوفی عن عکرمة روی عنه شریك قال عبد الله العبسي حدثنا بن نمیر عن سفیان قال حدثنا أبو الجحاف و کان مرضیا۔

.......اس کی حدیث نقل کرنے پر تمام علماء راضی تھے۔

البخاري الجعفي، ابوعبدالله محمد بن إسماعيل (متوفي٢٥٦هـ)، التاريخ الكبير، ج٣، ص٢٣٣، رقم: ٧٩٠، تحقيق: السيد هاشم الندوي، ناشر: دار الفكر.

شمس الدین ذہبی نے اپنی کتاب میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ:

داود بن أبي عوف [دس ق] أبو الجحاف عن أبي حازم الأشجعی و عکرمة و طائفة و عنه السفیانان و علی بن عابس و عدة . وثقه أحمد و یحیی . و قال النسائی لیس به بأس . و قال أبو حاتم صالح الحدیث . و أما ابن عدی فقال لیس هو عندی ممن یحتج به شیعی عامة ما یرویه فی فضائل أهل البیت .

احمداوریحیی بن معین نے اسکی توثیق کی ہے،نسائی نے کہاہے کہ :اس راوی میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

ابو حاتم نے بھی اسکو صالح الحدیث کہا ہے، لیکن ابن عدی نے کہا ہے کہ : میرے نزدیک داود ان

راویوں میں سے ہے کہ جسکی روایات سے استدلال نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ وہ شیعہ ہے اور اس نے تمام

روایات اہل بیت کے فضائل کے بارے میں نقل کی ہیں۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابوعبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفي ٧٤٨ هـ)، ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ج٣، ص٣٠ ، تحقيق: الشيخ علي محمد معوض والشيخ عادل أحمد عبدالموجود، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولي، ١٩٩٥م.

اہل سنت کے بزرگ علماء کی داود کے بارے میں توثیقات ذکر کرنے کے بعد،ابن عدی کے علمی انصاف

سے دور قول کی کوئی علمی اہمیت باقی نہیں بچ جاتی، کیونکہ ایسا قول فقط اہل بیت سے تعصب کا نتیجہ ہے کہ

جسکی کوئی علمی قدر و قیمت نہیں ہے۔

معاویہ بن ثعلبہ :

ابن حبان نے اپنی کتاب ثقات میں اسکے نام کو ثقہ راویوں کے دائرے میں ذکر کیا ہے:

معاوية بن ثعلبة يروى عن أبى ذر روى عنه أبو الجحاف داود بن أبى عوف

التميمي البستي، ابوحاتم محمد بن حبان بن أحمد (متوفي٣٥٤ هـ)، الثقات، ج٥، ص٤١٦، رقم: ٥٤٨٠ ، تحقيق السيد شرف الدين أحمد، ناشر: دار الفكر، الطبعة: الأولي، ١٣٩٥هـ - ١٩٧٥م.

ابھی اوپر ہم نے ابو بکر ہیثمی سے نقل کیا ہے کہ اس روایت کے سارے راوی ثقہ ہیں، اسی طرح حاکم نیشاپوری نے بھی اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے، کیونکہ اہل سنت کے علم رجال کے تین بزرگ علماء نے داود کی توثیق کی ہے اور اسکے علاوہ علم رجال کی کتب میں اسکے بارے میں کوئی تضعیف بھی ذکر نہیں ہوئی، لھذا یہ روایت صحیح اور معتبر ہو گی۔

ابوذر غفاری:

یہ تو صحابی ہے اور اہل سنت کے نزدیک اسکا قول حجت ہو گا۔

طبرانی نے اپنی کتاب المعجم الکبیر میں لکھا ہے کہ:

حدثنا محمد بن عبد اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ ثنا أَحْمَدُ بن صُبَيْحٍ الأَسَدِيُّ ثنا يحيى بن يَعْلَي عن عِمْرَانَ بن عَمَّارٍ عن أبى إِدْرِيسَ حدثنى مُجَاهِدٌ عَنِ بن عُمَرَ رضى اللَّهُ عنه أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صلى اللَّهُ عليه و سلم قال: من فَارَقَ عَلِيًّا فَارَقَنِي وَمَنْ فَارَقَنِي فَارَقَ اللَّهَ.

عبد اللہ ابن عمر نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا تھا کہ: جو بھی شخص علی

(ع) سے جدا ہو گا، تو وہ مجھ سے بھی جدا ہو جائے گا، اور جو مجھ سے جدا ہو گا تو، وہ خداوند سے بھی جدا ہو

جائے گا۔

الطبراني، ابوالقاسم سليمان بن أحمد بن أيوب (متوفي٣٦٠هـ)، المعجم الكبير، ج١٢، ص٤٢٣، تحقيق: حمدي بن عبدالمجيد السلفي، ناشر: مكتبة الزهراء - الموصل، الطبعة: الثانية، ١٤٠٤هـ - ١٩٨٣م.

ابو بکر اسماعیلی نے اسی روایت کو معجم میں اپنے اساتذہ سے نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَاصِمٍ الرَّازِيُّ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِينَ بِالرِّيِّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَبِيحٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الأَسْلَمِيّ ُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِى إِدْرِيسَ مُؤَذِّنِ بَنِى أَفْصَى وَ إِمَامِهِمْ ثَلاثِينَ سَنَةً أَخْبَرَنِى مُجَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): " مَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَارَقَنِى، وَ مَنْ فَارَقَنِى فَارَقَ اللَّهَ.

الإسماعيلي ، أبو بكر أحمد بن إبراهيم بن إسماعيل (متوفي٣٧١هـ) ، المعجم في أسامي شيوخ أبي بكر الإسماعيلي ، ج٣، ص٨٠٠ ، تحقيق : د. زياد محمد منصور ، ناشر : مكتبة العلوم والحكم - المدينة المنورة ، الطبعة : الأولي ، ١٤١٠هـ .

ایک دوسری روایت میں طبرانی نے بریدہ سے اس روایت کو ایک طولانی روایت کی صورت میں نقل کیا ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَنْصُورٍ الْحَارِثِيُّ، قال: نا أَبِي، قال: نا حُسَيْنٌ الأَشْقَرُ، قال: نا زَيْدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، قال: ثنا أَبُو عَامِرٍ الْمُرِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) عَلِيًّا أَمِيرًا عَلَي الْيَمَنِ، وَبَعَثَ خَالِدَ بْنِ الْوَلِيدِ عَلَي الْجَبَلِ، فَقَالَ: " إِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَعَلِيٌّ عَلَي النَّاسِ " فَالْتَقَوْا، وَأَصَابُوا مِنَ الْغَنَائِمِ مَا لَمْ يُصِيبُوا مِثْلَهُ، وَأَخَذَ عَلِيٌّ جَارِيَةً مِنَ الْخُمُسِ، فَدَعَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بُرَيْدَةَ، فَقَالَ: اغْتَنِمْهَا، فَأَخْبِرِ النَّبِيَّ (ص) بِمَا صَنَعَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، وَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، وَرَسُولُ اللَّهِ (ص) فِي مَنْزِلِهِ، وَنَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَي بَابِهِ. فَقَالُوا: مَا الْخَبَرُ يَا بُرَيْدَةُ؟ فَقُلْتُ: خَيْرٌ، فَتَحَ اللَّهُ عَلَي الْمُسْلِمِينَ، فَقَالُوا: مَا أَقْدَمَكَ؟، قَالَ: جَارِيَةٌ أَخَذَهَا عَلِيٌّ مِنَ الْخُمُسِ، فَجِئْتُ لأُخْبِرَ النَّبِيَّ (ص) قَالُوا: فَأَخْبِرْهُ، فَإِنَّهُ يُسْقِطُهُ مِنْ عَيْنِ رَسُولِ اللَّهِ (ص) وَرَسُولُ اللَّهِ (ص) يَسْمَعُ الْكَلامَ، فَخَرَجَ مُغْضَبًا، وَقَالَ:

«مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُونَ عَلِيًّا، مَنْ يَنْتَقِصُ عَلِيًّا فَقَدِ انْتَقَصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِينَتِي، وَخُلِقْتُ مِنْ طِينَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ: ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ».

وَقَالَ: «يَا بُرَيْدَةُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِعَلِيٍّ أَكْثَرَ مِنَ الْجَارِيَةِ الَّتِي أَخَذَ، وَأَنَّهُ وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي؟» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالصُّحْبَةِ إِلا بَسَطْتَ يَدَكَ حَتَّي أُبَايِعَكَ عَلَى الإِسْلامِ جَدِيدًا، قَالَ: فَمَا فَارَقْتُهُ حَتَّي بَايَعْتُهُ عَلَى الإِسْلامِ .

رسول خدا(ص) نے ایک عربوں کے گروہ کو حضرت علی (ع) کی قیادت میں یمن کی طرف روانہ کیااور ایک گروہ کو خالد بن ولید کی سالاری میں جبل کی طرف روانہ کیااور اسکو خاص طور پر کہا کہ جب تم دونوں گروہ ایک ہی ہو جاؤ تو تمام جنگی امور اور مال غنیمت پر نگرانی کرنا، حضرت علی (ع) کے ذمہ پر ہو گی۔ لشکر نے یمن کیطرف حرکت کی اور ایک بہت ہی سخت و خطرناک جنگ ہوئی کہ جس کے نتیجے میں یمنیوں سے مسلمانوں کو بہت ہی زیادہ مقدار میں مال غنیمت حاصل ہوااور اس جنگ میں بہت سے یمنی اسیر بھی ہوئے۔

حضرت علی (ع) نے اس خمس کے مال سے اپنے لیے ایک کنیز کو انتخاب کیا۔ خالد ابن ولید کو علی (ع) کا یہ کام پسند نہ آیا۔ اس پر خالد ابن ولید نے بریدہ کو اپنے پاس بلایااور اس سے کہا کہ: تم نے خود

دیکھاہے کہ کیسے علی(ع) نے اپنے لیے ایک کنیز کو چن لیا ہے؟ لہذا تم اسی وقت مدینہ جاؤاور علی(ع)

کے اس غلط کام کی اطلاع رسول خدا(ص) تک پہنچاؤ۔

بریدہ کہتا ہے کہ: میں خالد ابن ولید کے حکم کے مطابق مدینے گیااور مسجد نبوی میں داخل ہوا۔

اس وقت رسول خدا اپنے گھر تھے۔ اصحاب کا ایک گروہ جو رسول خدا کے گھر کے نزدیک رہتا تھا، وہ

سب کھڑے ہو کر رسول خدا کے آنے کا انتظار کر رہے تھے، جو نہی رسول خدا نے مجھے دیکھا، مجھ سے

پوچھا کہ اے بریدہ مسلمانوں کی جنگ کی تمہارے پاس کیا خبر ہے؟ بریدہ کہتا ہے کہ: میں نے جواب دیا

کہ: خوشخبری کی یہ خبر ہے کہ خداوند نے یمن کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے فتح کر دیا ہے۔

پھر انھوں نے پوچھا کہ کیا ہوا ہے کہ تم دوسروں سے جلدی مدینے واپس آ گئے ہو؟ بریدہ نے

جواب دیا کہ: علی نے ایک کنیز کو خمس کے طور پر اپنے لیے انتخاب کر لیا ہے اور میں اسی لیے علی کی

شکایت آپ سے لگانے کے لیے سب سے جلدی مدینے واپس آیا ہوں۔ مسلمانوں نے مجھ سے کہا ہے

کہ جلدی جاؤ اور علی کی شکایت رسول خدا سے لگاؤ، تا کہ رسول خدا کی نظر میں علی کا احترام کم ہو جائے!!!

رسول خدا بریدہ کی بات سن کر غضبناک ہو گئے اور فرمایا کہ: یہ لوگ کتنے عجیب ہیں کہ علی کی شکایت مجھ سے کرتے ہیں! ان سب کو جان لینا چاہیے کہ: جو علی کی مذمت کرے گا، اس نے میری مذمت کی ہے اور جو بھی علی سے جدا ہو گا، وہ حقیقت میں مجھ سے جدا ہوا ہے، بے شک علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، علی میری مٹی سے خلق ہوا ہے اور میں حضرت ابراہیم کی مٹی سے خلق ہوا ہوں اور میں ابراہیم سے افضل ہوں، پھر اس آیت کی تلاوت کی کہ: وہ نسل اور اولاد تھی کہ انکو ایک دوسرے سے خلق کیا گیا تھا، اور خداوند سننے والا اور علم رکھنے والا ہے،

(سورہ آل عمران/ آیہ ۳۴).

پھر بریدہ سے فرمایا کہ: اے بریدہ: کیا تم نہیں جانتے کہ علی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے لیے ایک سے زیادہ بھی کنیزیں انتخاب کر سکتے ہیں، وہ میرے بعد تم پر میرے ولی ہیں۔

بریدہ کہتا ہے کہ جب اس فرمان کو میں نے رسول خدا سنا تو، میں نے عرض کیا کہ: آپ کے ساتھ مجھے رہنے کی قسم ہے کہ، اپنے مبارک ہاتھ کو بڑھائیں، تا کہ دوبارہ سے نئے سرے سے اسلام پر بیعت کروں۔ بریدہ نے اپنی بات پر اصرار کیا اور رسول خدا کے ہاتھ پر بیعت کر کے ہی وہاں سے روانہ ہوا۔

الطبراني، ابوالقاسم سليمان بن أحمد بن أيوب (متوفي٣٦٠هـ)، المعجم الأوسط، ج٦، ص١٦٢، تحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني، ناشر: دار الحرمين - القاهرة - ١٤١٥هـ.

شمس الدین ذہبی نے اسی روایت کو ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے اور اپنے باطنی تعصّب کی وجہ سے بغیر کسی دلیل و استدلال کے روایت کو ضعیف اور باطل قرار دیا ہے:

رزين الكوفي الأعمي . عن أبى هريرة قاله الأزدى روى عنه حبيب بن ثابت ثم ساق له الأزدى حديثا باطلا عن أبى هريرة - مرفوعا من فارقنى فارق الله و من فارق عليا فقد فارقنى و من تولاه فقد تولانى.

زرین کوفي نے ابوہریرہ سے روایت کو نقل کیا ہے، اسی مطلب کو ازدی نے بھی کہا ہے۔ حبیب بن ثابت نے بھی اسی سے اسی روایت کو نقل کیا ہے، پھر ازدی نے اس باطل روایت کو ابوہریرہ سے اور اس نے رسول خدا سے نقل کیا ہے کہ: جو بھی مجھ سے جدا ہو گا، تو وہ خداوند سے جدا ہو جائے گا، اور جو بھی علی سے جدا ہو گا، تو وہ مجھ سے بھی جدا ہو جائے گا، اور جو بھی علی سے محبت کرے گا، تو اس نے مجھ سے محبت کی ہے۔

الذهبي الشافعي، شمس الدين ابو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (متوفي ٧٤٨ هـ)، ميزان الاعتدال في نقد الرجال، ج٣، ص٧٥ ، تحقيق: الشيخ علي محمد معوض والشيخ عادل أحمد عبدالموجود، ناشر: دار الكتب العلمية - بيروت، الطبعة: الأولي، ١٩٩٥م.

نتیجہ:

یہ ہو گا کہ اس روایت کی سند میں کوئی اشکال ہے اور اسکے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اس کے علاوہ یہی روایت اہل سنت کی بعض کتب میں عبد اللہ ابن عمر سے نقل ہوئی ہے۔ لھذا اس صحیح حدیث اور مشہور و صحیح حدیث ثقلین کے مطابق جو بھی انسان علی (ع) اور اہل بیت سے دور ہو گا، تو ایسا شخص جانتے ہوئے یا نہ جانتے ہوئے بھی خداوند، رسول خدا (ص) اور قرآن کریم سے بھی خود بخود دور ہو جائے گا، اور اس دوری کا نتیجہ گمراہی اور صراط مستقیم سے گمراہی کا نتیجہ و اثر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کی آگ میں جلنا ہو گا۔

التماس دعا.....